مغربی بنگال میں ممتا سرکار دوسری بار

اقلیتوں کے مسائل؛ پہلے سے بڑا چیلنج

ڈاکٹر صباح اسماعیل ندوی

بات یہ نہیں ہے کہ آپ کیا کہتے ہیں، بات یہ ہے کہ آپ کیا کرتے ہیں۔ فیصلے باتوں کی بنیاد پر نہیں کاموں کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔ یہ بات ثابت ہوگئی مغربی بنگال اسمبلی الیکشن 2016 کے اس نتیجے سے جس میں ترنمول کانگریس کو دو تہائی سے زیادہ اکثریت سے دوبارہ کامیابی حاصل ہوئی۔

الیکشن کے موقع پر ترنمول مخالف جماعتوں نے بہت بڑی بڑی باتیں کی۔ پانچ سالہ ممتا سرکار پر سوالات والزامات کا ایسا طوفان اٹھایا کہ محسوس ہونے لگا کہ اب حکومت اس طوفان میں خس وخاشاک کی طرح بہہ جائے گی۔ حکومت پر الزامات، قیادت پر الزامات، لیڈروں پر الزامات اور تمام سرکاری محکموں پر الزامات۔ اس موقع پر خاص بات یہ رہی کہ ترنمول کانگریس کی جانب سے بار بار یہی کہا گیا کہ ان سوالوں کے جواب ہم نہیں ہمارے کام دیں گے اور عوام دیں گے۔ ترنمول رہنما ممتا بنرجی نے ہر مجلس میں کہا کہ عوام باتوں پر نہیں کاموں پر توجہ دیں۔ اگر ہم نے ان پانچ سالوں میں کوئی کام نہیں کیا ہے تو وہ ہم کو دوبارہ ووٹ نہ دیں لیکن اگر ہم نے کام کیا ہے تو ہمیں کام کرنے کا مزید موقع دیں تاکہ ہمارے جو ترقیاتی کام ادھورے رہ گئے ہیں ہم ان کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکیں۔

وہ زمانہ گیا جب عوام کو انعام (چوپایہ) کہا جاتا تھا، اب پبلک سب دیکھتی ہے، سب جانتی ہے اور سب سمجھتی ہے۔ اب تو ہمارے کم عمر نوجوان بھی بڑے بوڑھوں کی طرح معلومات بھی رکھتے ہیں اور ہر معاملے میں اپنی انفرادی رائے بھی۔ ایسے میں عوام نے کاموں کی بنیاد پر فیصلہ کیا تو ترنمول کانگریس دوسری بار برسر اقتدار آگئی اور 294 میں سے 211 سیٹوں پر اس کا قبضہ ہوگیا۔

سی پی ایم اور کانگریس اتحاد اور بی جے پی کی جانب سے الیکشن کے وقت ترنمول سرکار پر جہاں متعدد بے تکے الزامات لگائے گئے۔ اقلیتوں کے تعلق سے بھی یہ کہا گیا کہ ممتا سرکار نے ان کے لیے کچھ نہیں کیا ہے۔ یہ بات سب جانتے ہیں کہ مغربی بنگال کی لگ بھگ ایک تہائی آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے اور 125 سیٹوں پر بالخصوص اور بقیہ سیٹوں پر بالعموم مسلمانوں کے ووٹ سے کافی فرق پڑتا ہے۔ ایسے میں مسلمانوں کو خاص طور پر یہ سمجھانے کی کوشش کی گئی کہ ممتا بنرجی نے ان کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی سے کام لیا ہے۔ مگر جو لوگ یہ بات کہہ رہے تھے ان کو یہ باتیں زیب نہیں دیتی تھیں۔ آخر ان لوگوں نے مسلمانوں کے لیے کیا کیا تھا۔ ممتا بنرجی نے ان کے مقابلے میں مسلمانوں کو بہت کچھ دینے کی کوشش کی تھی۔ اردو کو باقاعدہ دوسری سرکاری زبان کا درجہ دینے سے لیکر، اردو اکاڈمی، حج ہاؤس، وقف بورڈ، مالیاتی کارپوریشن، عالیہ یونیورسٹی اور ائمہ ومؤذنین کی تنخواہ تک انہوں نے جو اقدامات کئے تھے اس سے پہلے کسی نے اس کا عشر عشیر بھی نہیں کیا تھا۔ لہذا مسلمانوں نے الیکشن کے وقت جوش کے بجائے ہوش سے کام لیا اور لگ بھگ مکمل اتحاد کے ساتھ ترنمول کانگریس کو ووٹ دے کر اسے واضح اکثریت حاصل کرنے میں اپنا مکمل تعاون فراہم کیا۔

وزیر اعلیٰ مغربی بنگال ممتا بنرجی ایک ایماندار، ذمہ دار، سمجھدار اور سیکولرزم کی سچی علمبردار خاتون ہیں۔ وہ ریاست میں مسلمانوں کی اہمیت بھی سمجھتی ہیں، ان کی ضرورتوں کا علم بھی رکھتی ہیں اور مخلصانہ طور پر مسلمانوں کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش بھی کرتی ہیں۔ انہوں نے الیکشن سے قبل عبدالرزاق ملا اور مولانا صدیق اللہ چودھری جیسے اہم مسلم لیڈروں کو افہام وتفہیم کے ذریعہ اپنا ہم خیال وہمنوا بنالیا تاکہ مسلمان خوہ مخواہ اِدھر اُدھر چکراتے نہ پھریں۔ گویا انہوں نے مسلمانوں کو واضح لفظوں میں یہ پیغام دے دیا کہ اس ریاست میں کسی مسلم پارٹی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ترنمول کانگریس مسلمانوں کے مسائل حل کرنے کے لئے کافی ہے اور وہ اس سلسلہ میں سنجیدہ ہیں۔

محترمہ ممتا بنرجی نے ترنمول کانگریس کی زبردست کامیابی کے بعد جب ریڈ روڈ میں یادگار تقریب حلف برداری منعقد کی تو وہاں دیگر اہم وزراء کے ساتھ عبدالرزاق ملا اور صدیق اللہ چودھری کو بھی بطور وزیر حلف دلاکر مسلم قائدین سے کیا ہوا اپنا وعدہ نبھایا اور اعلان کیا کہ وہ واقعی ''سب کا ساتھ سب کا وکاس'' چاہتی ہیں۔

خوشی کی بات یہ ہے کہ ماں ماٹی مانش سرکار کا دوسرا دور شروع ہوتے ہی ممتا بنرجی نے اعلان کیا کہ ''5 برس قبل عوام سے کیا ہوا وعدہ ہم نہیں بھولے ہیں۔ ہم ان کے قریب رہیں گے، ان کی پیش رفت کے لئے کام کریں گے اور بنگال کو ترقی کے بام عروج تک پہنچائیں گے۔ ترقیات کے لئے ہماری انتھک کوشش سے بنگال آگے بڑھا ہے۔ پہاڑ سے لیکر سمندر تک اور شہروں سے لے کر قصبات و دیہاتوں تک ماں ماٹی مانش سرکار ہمیشہ اپنے عوام کو ترقیات کا فیض پہنچانے میں کوشاں اور سرگرم رہی ہے۔ جہاں تک ایک طرف ہیلتھ انڈسٹری خوب پھلی پھولی ہے وہیں دوسری طرف ہم نے تعلیم، نقل وحمل، ثقافت، لوگوں کے معیار زندگی نیز اقلیتوں کے بنیادی حقوق اور لڑکیوں کے مستقبل پر بھی خصوصی توجہ دی ہے۔ مندرج فہرست ذاتوں، مندرج فہرست قبائل اور دیگر اقلیتوں کو امید کی نئی کرن دکھائی دی ہے۔ بنگال امن اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کا گہوارہ ہے۔ صنعتکاروں کو اب یہاں کسی قسم کی لال فیتہ شاہی رکاوٹ کا سامنا نہیں کرنا پڑتا ہے۔ صنعتکاروں کی جانب سے اربوں کی مالیت کی سرمایہ کاری کی پیشکش موصول ہوئی ہیں۔ مغربی بنگال اب صحیح معنوں میں ایک روشن مستقبل کی طرف بڑھ رہا ہے۔ ہم عہد کرتے ہیں کہ بنگال کے عوام سے کئے ہوئے اپنے وعدوں کو پورا کرنے اور بنگال کی مثالی ترقیات کو یقینی بنانے کے لئے دن رات ایک کردینے کے اپنے جذبے کو آنے والے دنوں میں ماند پڑنے نہیں دیں گے۔''

ممتا بنرجی نے اپنے اعلان میں واضح لفظوں میں اقلیتوں کے حقوق، استحکام امن اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کا تذکرہ کیا ہے۔ یہاں ہم یہ یاددلانا چاہتے ہیں کہ اقلیتوں بالخصوص ریاست کی سب سے بڑی اقلیت اور ایک تہائی آبادی مسلمانوں کے بہت سارے مسائل ابھی بھی خصوصی توجہ کی مستحق ہیں۔ یہ مسائل حکومت وقت کے لیے پہلے بھی ایک بڑا چیلنج تھے۔ اب یہ اور بڑے چیلنج کی شکل میں سامنے ہوں گے۔

ممتا سرکار نے اپنے پہلے دور میں اردو کو باقاعدہ سرکاری زبان تو بنادیا مگر اس کا عملی نفاذ جس طرح ہونا چاہیے تھا وہ ابھی تک پوری طرح ممکن نہیں ہو پایا ہے۔ ریاست کی اردو آبادی والے علاقوں میں اردو کو نافذ کرنے کے لیے جو اقدامات اور تقرریاں کرنی تھیں وہ ابھی تک مکمل نہیں ہو پائی ہیں۔ اچھی بات یہ ہے کہ گزشتہ پانچ سال مغربی بنگال اردو اکاڈمی بہت متحرک رہی ہے اور اس نے اردو اور اہل اردو کی فلاح و بہبود کے لیے جو کام کئے ہیں وہ قابل تعریف ہیں۔ یقیناً یہ سارے کام اسی لیے ممکن ہوئے کہ حکومت نے اس کا بجٹ لاکھوں سے کروڑوں میں پہنچایا اور اردو اکاڈمی کو کام کرنے کا بھرپور موقع فراہم کیا۔

سرکاری ملازمت میں مسلمانوں کی نمائندگی میں بہت معمولی اضافہ ممکن ہو پایا ہے۔ اس راہ میں سنجیدہ کوششوں کا سب کو انتظار ہے۔ اچھی بات یہ ہے کہ سال گزشتہ ایک مناسب تعداد سول سروس امتحان میں ابھر کر سامنے آئی ہے۔ ابھی منزل بہت دور ہے۔ اس راہ میں بھی بہت کچھ کرنا ہوگا اور اس کے لیے سنجیدہ پلاننگ کرنی ہوگی۔ متعدد مختصر مدتی اور طویل مدتی لائحہ عمل کے بغیر اس راستے میں زیادہ کامیابی ممکن نہیں ہوسکتی ہے۔ مسلمانوں کیلئے جاب

ریزرویشن اور ہاؤسنگ اسکیم کا پروگرام بھی نہایت سنجیدگی اور ایمانداری کا متقاضی ہے۔

مسلم تاجروں، مسلم کسانوں اور مسلم مزدوروں کے ساتھ غریبی کی سطح سے نیچے زندگی گزارنے والے ان مسلم خاندانوں کی طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے جو ابھی تک پوری طرح سرکاری اسکیموں سے فائدہ نہیں اٹھا پا رہے ہیں۔ بعض مسلم علاقے ابھی بھی انتہائی بدحالی کا شکار ہیں، ان پر بھی خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

سب سے بڑا اور اہم مسئلہ تعلیم کا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں اور درست کہتے ہیں کہ آپ مسلمانوں کو کچھ مت دیجئے بس ان کو تعلیم دے دیجئے وہ اپنے سارے مسائل خود حل کرلیں گے۔ ہم مانتے ہیں کہ اس باب میں گزشتہ دنوں کئی اہم اور سنجیدہ کوششیں ہوئیں مگر مسلم اسکولوں بالخصوص اردو اسکولوں کا حال ابھی بھی ناگفتہ بہ اور افسوسناک ہے۔ ایس سی، ایس ٹی کوٹا کے چکر میں اب تک بہت ساری جگہیں خالی ہیں اور بہت ساری جگہوں میں غیر مناسب تقرریاں ہوئی ہیں۔ اس مسئلہ کے حل کے لیے جو کوششیں کی گئیں وہ کامیاب نہیں ہو پائی ہیں۔ اردو اسکولوں میں کتابوں کی فراہمی بھیانک مسئلہ کی شکل میں ہمارے سامنے کھڑی رہی ہے۔ بہت ساری تعلیم گاہوں میں وہ ماحول ہی نہیں ہے جو سنجیدگی کے ساتھ بچوں کو بہتر مستقبل کے لئے تیار کرنے میں معاون ہو۔ مدرسہ بورڈ کے تحت جو تعلیمی نظام چل رہا ہے وہ بھی ناقص اور غیر تشفی بخش ہے۔ اس کی اصلاح وتطہیر بھی ایک اہم اور سنجیدہ مسئلہ ہے۔ اگر اس نظام کو کسی حد تک درست بنا دیا جائے تو مسلمانوں کی تعلیم اور ترقی میں یہ ایک اہم کوشش شمار کی جائے گی۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ریاست مغربی بنگال کی یہ خوش نصیبی ہے کہ اس کی قیادت اس وقت ایک ایسی خاتون کے ہاتھوں میں ہے جو ایماندار اور سیکولر لیڈر ہیں۔ وہ اقلیتوں کی ہمدرد وغمگسار اور ان کی مددگار بھی ہیں مگر حکومت کے اس دوسرے دور میں اقلیتوں کے حقوق کی ادائیگی ان کے لیے پہلے سے بڑا چیلنج ہوگا۔ مرکز میں براجمان بی جے پی کے تعاون سے آر ایس ایس ملک کو فرقہ وارانہ رنگ میں رنگنے کی جو کوشش کر رہی ہے اس کے اثرات مغربی بنگال تک پہنچ رہے ہیں۔ ایک بڑا طبقہ فسطائی سازش کا شکار ہو کر ملک کو زہریلا بنانے کا جو کھیل کھیل رہا ہے اس کے بعض لوگ حکومت کے اہم عہدوں پر بھی موجود ہوں گے جو یہ نہیں چاہیں گے کہ ممتا بنرجی اقلیت نوازی کی کوشش میں کامیاب ہو جائیں۔ 2019 کے لوک سبھا الیکشن میں کامیابی کے لیے فرقہ پرست قوتیں مغربی بنگال کی فضا کو بھی خراب کرنے کی کوششیں کریں گی جو قیام امن کی راہ میں ایک بڑا مسئلہ بن کر سامنے آئے گا۔

خود کو سیکولر کہنے والی اپوزیشن پارٹیاں بھی یہ پسند نہیں کریں گی کہ ممتا بنرجی مسلمانوں کی مسیحا ثابت ہوں اور اپنی مسیحائی سے بشمول مغربی بنگال پورے ملک کے مسلمانوں کا دل جیت لیں اور وہ سب ان کی کامیابی کے لیے رات دن دعا کریں۔ ☆☆☆